بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ نَحۡمَدُهٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِهِ الۡکَرِيۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِهِ الۡمَسِيۡحِ الۡمَوۡعُوۡد
Office Of The Sadr Majlis Ansarullah Bharat
دفتر صدر مجلس انصاراللہ بھارت
Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516 Dt.Gurdaspur (PUNJAB)
Ph: +91-01872-220186, Fax : +91-01872-224186, Mob. +91-9815494687, E-Mail : ansarullahbharat@gmail.com

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم المرتبت بدری صحابی

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے اوصاف حمیدہ کا ایمان افروز تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 27؍دسمبر 2019 بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (برطانیہ)

تشہد، تعوذ سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

گزشتہ خطبہ میں حضرت سعد بن عبادۃ کا ذکر ہو رہا تھا ان کے بارے میں مزید آج کچھ بیان کروں گا۔ حضرت سعد بن عبادۃ بیعت عقبہ ثانیہ کے موقع پر بنائے جانے والے بارہ نقباء میں سے ایک تھے۔ آپؓ قبیلہ خزرج کے ایک خاندان بنوساعدہ سے تھے اور قبیلہ خزرج کے رئیس تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ممتاز ترین انصار میں شمار ہوتے تھے۔ حتیٰ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر بعض انصار نے ان کا نام خلافت کے لیے پیش کیا تھا۔ آپ حضرت عمر کے زمانہ میں فوت ہوئے۔

حضرت سعد بن عبادۃ منذر بن عمرو اور ابو دجانہ نے جب اسلام قبول کیا تو ان سب نے اپنے قبیلہ بنوساعدہ کے بت توڑ ڈالے۔ ہجرت مدینہ کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بنوساعدہ کے گھروں کے پاس سے گزرے تو حضرت سعد بن عبادۃ اور حضرت منذر بن عمرو اور حضرت ابودجانہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ آپ ہمارے پاس تشریف لائیں ہمارے پاس عزت ہے دولت قوت اور مضبوطی ہے۔ حضرت سعد بن عبادۃ نے یہ بھی عرض کیا کہ یا رسول اللہ میری قوم میں کوئی ایسا شخص نہیں جس کے کھجوروں کے باغات مجھ سے زیادہ ہوں اور اس کے کنوئیں مجھ سے زیادہ ہوں۔ اس کے ساتھ ساتھ دولت قوت اور کثیر تعداد بھی ہو۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوثابت اس اونٹنی کا راستہ چھوڑ دو یہ مامور ہے یہ اپنی مرضی سے جائے گی۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد اور طلیب بن عمیر کے درمیان مؤاخات قائم فرمائی جو مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ آئے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ قبیلہ اوس اور خزرج میں ایسا کوئی گھر نہ تھا جس میں چار شخص پے در پے فیاض ہوں سوائے دلیم کے پھر اس کے بیٹے عبادۃ کے پھر اس کے بیٹے سعد کے پھر اس کے بیٹے قیس کے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو سعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں روزانہ ایک بڑا پیالہ بھیجتے جس میں گوشت اور ثرید یعنی روٹی کے ٹکڑے گوشت میں پکے ہوئے ہوتے۔ زیادہ تر گوشت کا پیالہ ہی ہوتا تھا۔ سعد کا پیالہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ آپ کے ازواج مطہرات کے گھروں میں چکر لگایا کرتا تھا۔ حضرت زید کہتے ہیں کہ ہم بنو مالک بن نجار کے گھروں میں رہتے تھے ہم میں سے تین یا چار افراد ہر رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں باری باری کھانا لے کر حاضر ہوتے یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سات ماہ حضرت ایوب انصاری کے گھر میں

قیام فرمایا۔ ان ایام میں حضرت سعد بن عبادۃ اور حضرت اسد بن ضرارۃ کا پیالہ ہر روز آپ کی خدمت میں آتا تھا اور اس میں کبھی ناغہ نہیں ہوتا تھا۔ حضرت زید کہتے ہیں کہ حضرت ایوب نے مجھے بتایا یہ کہتے ہیں کہ ایک رات حضرت سعد بن عبادۃ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک پیالہ بھجوایا جس میں طفیشل تھا یہ شوربہ کی ایک قسم ہے۔ آپ نے وہ سیر ہو کر پیا اور میں نے اس کے علاوہ آپ کو کبھی اس طرح سیر ہو کر پیتے نہیں دیکھا۔ پھر ہم بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے یہ بنایا کرتے تھے۔

حضرت انس سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سعد بن عبادۃ کے گھر تشریف لائے اور السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا۔ حضرت سعد نے آہستہ سے کہا وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنائی نہ دیا حتی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ سلام کیا اور سعد نے تینوں مرتبہ اسی طرح جواب دیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنائی نہ دیا چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لے گئے۔ حضرت سعد آپ کے پیچھے گئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ماں باپ آپ پر قربان آپ نے جتنی مرتبہ بھی سلام کہا میں نے اپنے کانوں سے سنا اور اس کا جواب دیا لیکن آپ کو نہیں سنایا۔ میں چاہتا تھا کہ آپ کی سلامتی اور برکت کی دعا کثرت سے حاصل کروں۔ پھر وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے گھر لے گئے اور کشمش پیش کی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے تناول کرنے کے بعد دعا دیتے ہوئے فرمایا تمہارا کھانا نیک لوگ کھاتے رہیں اور تم پر ملائکہ رحمت کی دعائیں کرتے رہیں اور روزے دار تمہارے ہاں افطاری کرتے رہیں۔

علامہ ابن سیرین بیان کرتے ہیں کہ اہل صفہ جب شام کرتے تو کھانا کھلانے کے لئے کوئی شخص ان میں سے کسی ایک یا دو کو لے جاتا تاہم حضرت سعد بن عبادۃ اسّی اہل صفہ کو کھانا کھلانے کے لئے اپنے ساتھ لے جاتے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لانے کے ایک سال بعد ماہ صفر میں غزوہ ابوا کے لیے نکلے۔ ابوا مدینہ سے مکہ کی شاہراہ پر جحفہ سے 23 میل دور واقع ہے۔ یہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ حضرت آمنہ کی قبر بھی ہے۔ اس موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں حضرت سعد بن عبادۃ کو اپنا جانشین یا امیر مقرر فرمایا۔ غزوہ ابوا کا دوسرا نام غزوہ ودان بھی بیان کیا جاتا ہے۔

سیرت خاتم النبیین میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نے غزوہ ودان کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے لکھتے ہیں یہ کہ حضرت سعد بن عبادۃ غزوہ احد خندق سمیت تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شامل ہوئے۔ ایک روایت یہ بھی ہے کہ انصار کا جھنڈا غزوہ بدر کے روز حضرت سعد بن عبادۃ کے پاس تھا۔

غزوہ بدر پر روانگی کے وقت حضرت سعد بن عبادۃ نے عضب نامی تلوار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تحفۃً پیش کی تھی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سات زرہیں تھیں ان میں سے ایک کا نام ذات الفضول تھا جو حضرت سعد بن عبادۃ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھجوائی تھی۔ یہ وہی زرہ تھی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوشام یہودی کے پاس تیس صاع جَو کے عوض ایک سال کی مدت کے لیے بطور رہن رکھوائی تھی۔ حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا حضرت علی کے پاس ہوتا اور انصار کا جھنڈا حضرت سعد بن عبادۃ کے پاس ہوتا اور جب جنگ زوروں پر ہوتی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم انصار کے جھنڈے تلے ہوتے تھے۔

حضرت اسامہ بن زید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک گدھے پر سوار ہو کر حضرت سعد بن عبادۃ کی عیادت کو گئے۔ آپ ایک ایسی مجلس کے پاس سے گزرے جس میں عبداللہ بن ابی بن سلول تھا جو ابھی مسلمان نہیں ہوا تھا۔ آپ کی سواری کی وجہ سے گرد مٹی اڑی تو عبداللہ بن ابی بن سلول نے اپنی چادر سے اپنی ناک کو ڈھانکا اور کہنے لگا کہ ہم پر گرد نہ اڑاؤ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو السلام علیکم کہا اور گدھے سے اترے۔ آپ نے ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلایا اور قرآن پڑھ کر سنایا۔ عبداللہ بن ابی بن سلول نے کہا کہ ہماری مجلس میں آ کر ہمیں تکلیف نہ دیا کرو۔ اپنے ٹھکانے پر ہی واپس جاؤ۔ پھر جو تمہارے پاس آئے اسے بیان کرو۔ حضرت عبداللہ بن رواحہ بھی وہاں بیٹھے ہوئے تھے۔ انہوں نے یہ سن کر کہا کہ نہیں یا رسول اللہ ہماری ان مجلسوں میں ہی آ کر ہمیں آپ پڑھ کر سنایا کریں۔ اس پر مسلمان مشرک اور یہودی ایک دوسرے کو برا بھلا کہنے لگے۔ قریب تھا کہ ایک دوسرے پر حملہ کرتے مگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا جوش دبایا۔ پھر آپؐ حضرت سعد بن عبادۃ کے پاس آئے اور ان کو ساری بات بتائی۔ حضرت سعد بن عبادۃ نے کہا یا رسول اللہ آپ اس کو معاف کر دیں اور اس سے درگزر کیجئے۔ اس بستی والوں نے تو یہ فیصلہ کیا تھا کہ عبداللہ بن ابی بن سلول کو اپنا سردار بنائیں لیکن جب اللہ تعالیٰ نے یہ منظور نہ کیا تو وہ حسد کی آگ میں جل گیا اس لئے اس نے وہ کچھ کیا جو آپ نے دیکھا۔ یہ سن کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے درگذر کیا اور آپؐ اور آپ کے صحابہ مشرکوں اور اہل کتاب سے درگذر کیا کرتے تھے اور ان کی ایذا دہی پر صبر کیا کرتے تھے۔

غزوہ بدر کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب صحابہ سے مشاورت کی تو حضرت سعد بن عبادۃ نے کہا یا رسول اللہ آپ ہم سے مشورہ طلب کرتے ہیں اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر آپ ہمیں سمندر میں گھوڑے ڈالنے کا حکم دیں تو ہم انہیں ڈال دیں گے۔ راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو بلایا اور وہ چلے یہاں تک کہ بدر میں اترے۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ جنگ بدر کے موقع پر آپؐ نے دشمنوں کا نام لے لے کر بتایا کہ فلاں معاند یہاں گرے گا اور فلاں وہاں۔ آپ اپنا ہاتھ زمین پر رکھتے اور فرماتے یہاں یہاں۔ راوی کہتے ہیں ان میں سے کوئی اپنی جگہ سے ادھر ادھر نہیں ہٹا۔

حضور انور نے فرمایا: غزوہ احد سے قبل ایک جمعہ کی شام حضرت سعد بن معاذ حضرت اُسید بن حضیر اور حضرت سعد بن عبادۃ مسجد نبوی میں ہتھیار پہنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر صبح تک پہرہ دیتے رہے۔ غزوہ احد کے لئے جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ سے نکلنے لگے تو حضرت سعد بن معاذ اور حضرت سعد بن عبادۃ آپ کے آگے آگے دوڑنے لگے۔ غزوہ احد کے موقع پر جو صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ثابت قدمی سے کھڑے رہے ان میں حضرت سعد بن عبادۃ بھی تھے۔ جب آپؐ غزوہ احد سے مدینہ واپس تشریف لائے اور اپنے گھوڑے سے اترے تو آپ حضرت سعد بن معاذ اور حضرت سعد بن عبادۃ کا سہارا لیتے ہوئے اپنے گھر میں داخل ہوئے۔ حضرت جابر بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ غزوہ حمراء الاسد میں ہمارا عام زادِ راہ کھجوریں تھیں۔ اس موقع پر حضرت سعد بن عبادۃ نے تیس اونٹ اور کھجوریں پیش کیں جو حمراء الاسد مقام تک ہمارے لئے وافر رہیں۔

غزوۃ بنونضیر ربیع الاول 4 ہجری میں ہوا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود کے قبیلہ بنونضیر کے قلعوں کا 15 روز تک محاصرہ کیا تھا۔ اس موقع پر مال غنیمت حاصل ہوا تو آپ نے حضرت ثابت بن قیس کو بلا کر فرمایا۔ میرے پاس اپنی قوم کو بلاؤ۔ چنانچہ انہوں نے اوس اور خزرج کو آپ کے پاس بلایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی۔ پھر آپ نے انصار کے ان احسانات کا ذکر کیا جو

انہوں نے مہاجرین پر کئے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم پسند کرو تو میں بنونضیر سے حاصل ہونے والا مال فے تم میں اور مہاجرین میں برابر تقسیم کردوں۔ اس حالت میں مہاجرین حسب سابق تمہارے گھروں اور اموال میں رہیں گے اور اگر تم پسند کرو تو یہ اموال میں مہاجرین میں تقسیم کردوں جس کے نتیجہ میں وہ تمہارے گھروں سے نکل جائیں گے۔ اس پر حضرت سعد بن عبادۃ رضی اللہ عنہ اور حضرت سعد بن معاذ دونوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ یہ اموال مہاجرین میں تقسیم فرمادیں اور وہ ہمارے گھروں میں اسی طرح ہوں گے جیسا کہ پہلے تھے اور انصار نے باآواز بلند عرض کی کہ یا رسول اللہ ہم راضی ہیں اور ہمارا سر تسلیم خم ہے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ انصار اور انصار کے بیٹوں پر رحم فرما۔

حضرت سعد کی والدہ حضرت حمرۃ بنت مسعود کی وفات اس وقت ہوئی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ دومۃ الجندل کے لئے تشریف لے گئے تھے۔ یہ غزوہ ربیع الاول 5 ہجری میں ہوا تھا۔ حضرت سعد اس غزوہ میں آپ کے ہمرکاب تھے۔ سعد نے آنحضرت ﷺ سے عرض کیا کہ میری والدہ کی وفات ہوگئی ہے اور میں چاہتا ہوں کہ آپ ان کی نماز جنازہ پڑھائیں۔ آپ نے نماز جنازہ پڑھائی حالانکہ انہیں فوت ہوئے ایک مہینہ ہو چکا تھا۔ حضرت سعید بن مسیب سے مروی ہے کہ حضرت سعد بن عبادۃ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی کہ میری والدہ نے وصیت نہیں کی تھی اگر میں ان کی طرف سے صدقہ دوں تو کیا وہ انہیں مفید ہوگا آپ نے فرمایا ہاں۔ انہوں نے عرض کیا کہ کون سا صدقہ آپ کو زیادہ پسند ہے آپ نے فرمایا پانی پلاؤ۔ اس پر حضرت سعد نے ایک کنواں کھدوایا اور کہا کہ یہ ام سعد کی خاطر ہے۔

علامہ ابوطیب شمس الحق عظیم آبادی نے ابوداؤد کی شرح میں لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو یہ فرمایا کہ سب سے افضل صدقہ پانی ہے، اس کی وجہ یہ تھی کہ ان ایام میں پانی کمیاب تھا۔ پانی کا صدقہ آپ نے اس لئے بھی افضل قرار دیا کیونکہ یہ دینی اور دنیاوی معاملات میں سب سے زیادہ نفع رساں چیز ہے بالخصوص ان گرم ممالک میں۔ مدینہ میں گرمی کی شدت، عمومی ضرورت اور پانی کی کمیابی کی وجہ سے اس کو بہت قیمتی سمجھا جاتا تھا اور پانی کو قیمتی تو آج بھی سمجھا جاتا ہے اس کے لئے بھی حکومتیں کہتی رہتی ہیں خیال بھی رکھنا چاہئے۔

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سعد بن عبادہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ کیا میرا اپنی والدہ کی طرف سے کچھ صدقہ کرنا ان کو نفع دے گا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں تو انہوں نے عرض کیا کہ میرا باغ مخراف ان کی طرف سے صدقہ ہے۔ حضور انور نے فرمایا ابھی ان کا ذکر چل رہا ہے انشاءاللہ آئندہ بیان ہوگا۔

☆☆☆☆☆☆

Khulasa Khutba Jumma Huzoor Anwar (aba) 20th - November - 2019

BOOK POST (PRINTED MATTER)

To ....
....
....
....

From : Office Ansarullah Bharat, Aiwan-e-Ansar
Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516, Dt.Gurdaspur, PUNJAB